بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ
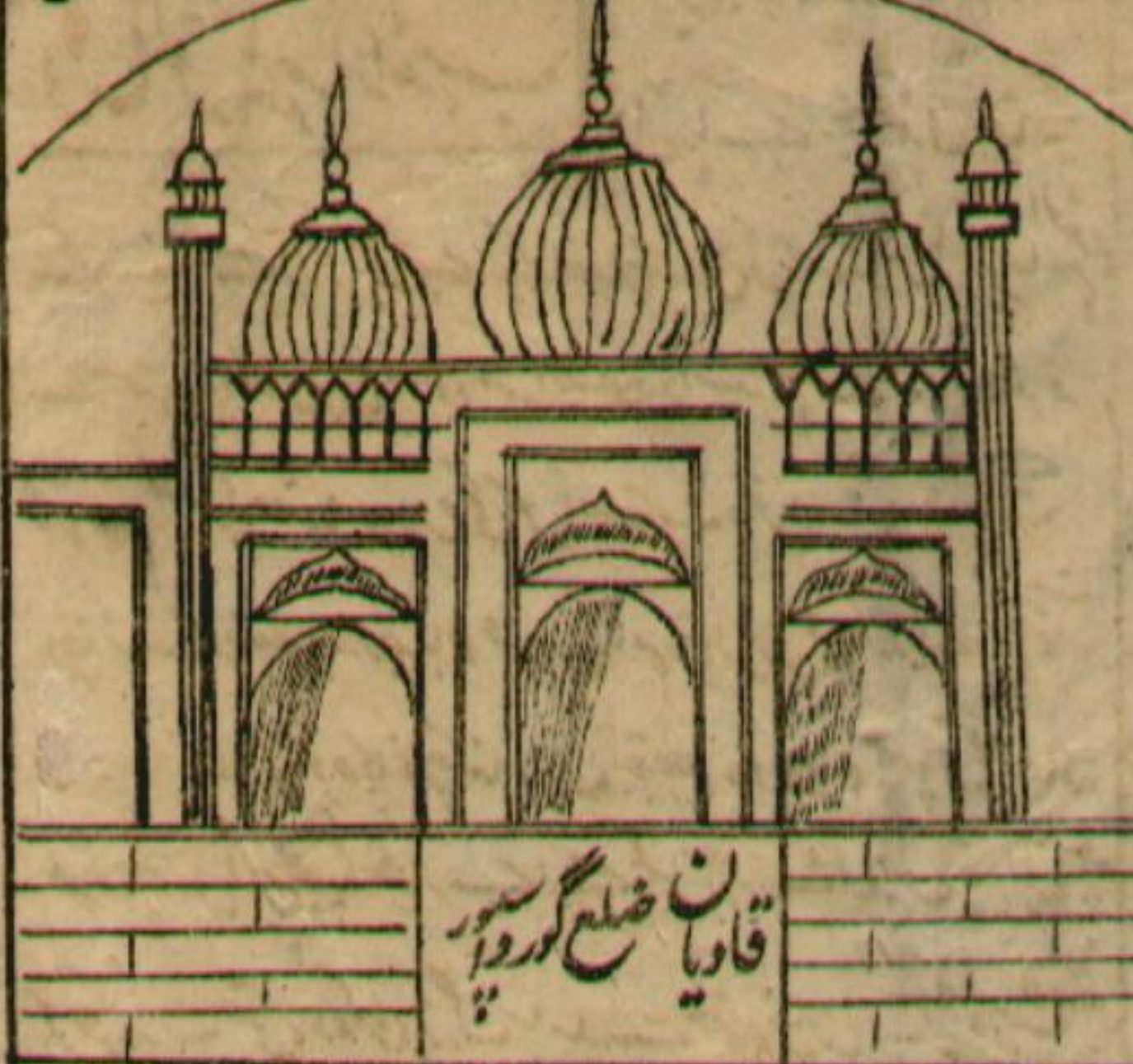
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۴ر بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

چہ گوئم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | دو بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

(ضمیمہ درس قرآن شریف) معہ — (پیشگی چار روپے)

(جلد ۹) مورخہ ۶ - صفر سنہ ۱۳۲۸ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ فروری سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۷ پھاگن سنہ ۱۹۶۶ (نمبر ۱۷)

سارے جہاں سے اچھا دار الاماں ہمارا | اڈیٹر و مہتمم محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موںہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجاویگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ✢

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیراب کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک واز خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی اخبار سالانہ بلا ضمیمہ ۴ر
معہ ضمیمہ درس قرآن سالانہ پیشگی للعہ
بغیر وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔
خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور۔
رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ ہوگی ہاں جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں۔ ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔
تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا تھا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۳ بار آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنبی و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنیکی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور

(بک ڈپو پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپکر شایع ہوا۔)

(کتبہ احقر العباد محمد حسین عفی عنہ)

دین الحق یا ہمارا مذہب

ناظرین! یہ وہ دُر بے بہا اور تحفہ دل رُبا ہے۔ جو احمدی احباب کے لئے مدت کے غور و تجربے کے بعد ایکسال کی محنت میں ناچیز خادم الحق نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ عقائد و مذہب و تعلیم کو حضور ممدوح کی کل تصنیفات و تحریرات و تقریرات سے اخذ کر کے بلفظہٖ مندرجہ بالا عنوان نام رسالہ میں جمع کر دیا ہے ضخامت دس جز سے زیادہ کاغذ چکنا ولایتی تقطیع ۱۸×۲۲ چھپائی و لکھائی عمدہ بفضل الٰہی چھپکر طیار ہے ایسے مکمل مجموعے کی جس قدر اہل سلسلہ کو ضرورت تھی وہ کسی بزرگ سلسلہ سے مخفی نہیں اب ہر ایک واجب التعظیم اور ذی مقدرت اصحاب کا فرض ہے کہ بہت اس کو غیر احمدیوں میں پہونچاویں اور کم از کم ایک ایک نسخہ اس کا اپنے پاس رکھیں کیونکہ ضرورت کے وقت یہ بڑا کام دے گا۔ قیمت بے جلد صرف ۱۰ر مجلد ۱۲ر علاوہ محصولڈاک ہے۔ درخواستیں پتہ ذیل پر بلا تامل بھیجدیں۔ دس جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت۔

عاجز قاسم علی اڈیٹر اخبار الحق دہلی تراہا بیرم خان پھول پرانی منڈی

ملانوں کے لطائف

موضع مد میں آجکل طاعون پھیلی ہوئی ہے برادر محمد یعقوب صاحب احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں اور اپنے موضع کے متعلق انہوں نے چند عجیب باتیں لکھی ہیں کہتے ہیں کہ جب سے مد میں مباحثہ ہوا تھا اور مولوی ثناء اللہ کو ایک معقول رقم مل گئی تھی اکثر مولوی یہاں آتے رہے اور احمدیوں کے برخلاف وعظ کر کے چندے حاصل کرتے رہے لیکن رفتہ رفتہ وہ جوش ٹھنڈا ہو گیا۔ حال میں ایک مولوی آیا اور اس نے بہت وعظ کیا اور علماء کی خدمت نہ کرنے کے سبب نمازیوں کا دوزخ میں جانا ہی بیان کیا۔ مگر اُسے صرف چار روپے ملے کسی نے اُسے کہا کہ مولوی صاحب آپ کیوں دربدر پھرتے ہیں ایک جگہ بیٹھ جاویں خدا رزق دیگا۔ تو فرمانے لگے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض صحابہ کو حکم دیا تھا کہ باہر جا کر وعظ کریں۔ مگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کو چھوڑنا نہ چاہتے تھے اس واسطے علماء سے دعا کی گئی کہ ان کی روزی شہر بشہر تقسیم ہو جاوے لہذا ناچار ہمیں شہر بشہر پھرنا پڑتا ہے۔ ایک شادی کے موقعہ پر ایک مولوی کو طیار کیا گیا کہ مخالفت احمدیت کے وعظ کرے قدرت خداوندی لوگوں کو یاد نہ رہا کہ مولوی صاحب کو روٹی کھلائیں۔ اس پر وہ غصہ ہو کر چلے گئے اور وعظ نہ ہوا۔

گائے کے گوشت کی ممانعت نہیں ہے

مولوی محمد علی صاحب چک ۱۱۱ کے استفسار کے جواب میں عرض ہے کہ حضرت مسیح موعود نے احمدی برادران کو لحم البقر سے منع نہیں فرمایا اگر ہندو صاحبان اس شرط کو منظور کر لیتے کہ وہ ہمارے بزرگوں کو مان لیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کا جن کا قرآن شریف میں ذکر ہے نبی ہونا تسلیم کر کے ہمارے ساتھ صلح کر لیتے تو ہم ان کی خاطر گائے کے گوشت کا استعمال چھوڑ دیتے اور ہندو مسلمانوں کی صلح ہو جاتی مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا اس واسطے لحم البقر کے چھوڑنے کی نوبت نہیں آئی۔

اصل الفاظ پیغام صلح کے یہ ہیں "پس اگر ہندو صاحبان اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا نبی مان لیں اور اُن پر ایمان لاویں۔ تو یہ تفرقہ جو گائے کی وجہ سے ہے اس کو بھی درمیان سے اُٹھا دیا جاوے۔ جس چیز کو ہم حلال جانتے ہیں۔ ہم پر واجب نہیں کہ ضرور اس کو استعمال بھی کریں۔"

ایک نئی کتاب

لجۃ النور

حضرت اقدس مرحوم و مغفور کی ایک تصنیف بزبان عربی جس میں بین السطور ترجمہ فارسی کیا گیا ہے اور حضرت اقدسؑ کے وقت میں شائع نہ ہوئی تھی اب شائع کی گئی ہے احباب جلدی منگوائیں۔ قیمت بہت کم رکھی گئی ہے یعنی صرف ۳ر۔ ملنے کا پتہ۔ مہتمم صاحب کتبخانہ حضرت اقدسؑ قادیان گورداسپور۔

قادیان کے آریہ اور ہم

یہ کتاب ختم ہو گئی تھی اور کہیں نہ ملتی تھی اور اکثر درخواستیں آتی رہتی تھیں۔ اس واسطے دوبارہ اسی تقطیع پر چھپوائی گئی ہے۔ قیمت ۳ر ہے درخواستیں بنام مہتمم صاحب کتبخانہ حضرت اقدسؑ آنی چاہئیں۔

براہین احمدیہ حصہ پنجم

مطبع بدر یا دفتر میگزین یا میر مہدی حسین صاحب جو براہین احمدیہ ہر چہار جلد فروخت کرتے ہیں وہ حضرت اقدس کی سب سے پہلی تصنیف چار جلد مکمل ہے بعد میں جو کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم حضرت نے لکھی تھی اور پہلی کی نسبت چھوٹی تقطیع پر حضور کے وصال کے بعد شائع ہوئی ہے وہ الگ کتاب ہے پہلی چار جلدوں میں شامل نہیں ہے۔ مہتمم صاحب کا خیال ہے کہ لفظ مکمل سے کسی کو غلطی لگ سکتی ہے اس واسطے اطلاعاً یہ سطور لکھی گئی ہیں۔

براہین احمدیہ حصہ پنجم کی قیمت ۱۲ر ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ہمعصر سول اینڈ ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ مسٹر چارلس نارمن عبداللہ جان جو ایک نو مسلم انگریز تھے کوہ منصوری پر انتقال فرما گئے ہیں اور آپ کی تجہیز و تکفین شرع اسلام کے مطابق عمل میں آئی ہے مرحوم ۱۸۵۷ء میں سفولاک رجمنٹ کے ساتھ ہندوستان میں آئے تھے اور اپنے مقررہ وقت تک فوجی خدمات ادا کر کے ریلوے میں ملازم ہو گئے تھے۔ آپنے اپنے بچوں کے لئے کافی روپیہ بطور ترکہ چھوڑا ہے۔ مرحوم کے دو لڑکے جو باپ کی طرح مسلمان ہیں۔ آجکل انگلستان میں انجینئری کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہماری دُعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے ورثاء کو صبر جمیل عنائت فرما دے۔ اور مسٹر عبداللہ جان کی نیک مثال دوسرے انگریزوں اور عیسائیوں کے لئے ایک نمونہ ہو۔ اے مولیٰ انسان کو خدا ماننے والوں کی آنکھیں کھول اور اُن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی ظاہر فرما۔ آمین ثم آمین۔

میری ایک اپیل
انصار بدر کی خدمت میں

پچھلے ہفتے میں نے اپنے بدر کے معزز ناظرین کو اخبار کے خریدار بڑھانے اور اپنے ذمگی بقایا کو جلد ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی اب میں پھر اسی آرزو کو لے کر آپ صاحبان کی خدمت میں پہونچتا ہوں اور یہ سوال کرنے کا حق رکھتا ہوں کہ آپنے بدر کے لئے اب تک کیا کوشش کی ہے۔ مہربان بھائیو! سنو اگر آپ بدر کو باقاعدہ عین وقت پر اعلیٰ مضامین کے ساتھ ہر جمعہ اپنی میز پر دیکھنا چاہتے ہو۔ تو ضرور کم از کم ایک خریدار پیشگی قیمت کے ساتھ بھیجدو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ایسے خریدار کو مع ضمیمہ [illegible] سالانہ میں اخبار دیں گے اور بلا ضمیمہ [illegible] میں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو یاد دلاتا رہوں گا۔ اور جو صاحب خریدار پیدا کریں گے۔ ان کا نام نامی انشاء اللہ اسی کالم میں چھپتا رہیگا۔

قادیان کی بڑی ضرورتیں

پچھلے ہفتے میں نے عرض کیا تھا۔ کہ ایک قصاب احمدی یہاں گوشت کی دوکان کھولے جو خوش معاملگی کے ساتھ اچھا گوشت دے اور یہ کہ ایندھن آٹا تندورہ کے لئے خاص انتظام ہونا چاہئے امید کرتا ہوں کہ اس کے متعلق بیرونجات میں کوئی نہ کوئی تحریک ہو رہی ہو گی اور عنقریب میں اپنی کوشش کا پھل دیکھوں گا۔ اور **ایک احمدیہ ٹریڈنگ کمپنی** کی بنا رکھی جاویگی۔ جو کہ مشترکہ سرمایہ سے کام کرے گی جو پانچ پانچ روپے کا حصہ ایک غریب بھی ڈال سکتا ہے اور اگر نیک نیتی۔ اخلاص۔ ایثار۔ استقلال۔ دانشمندی۔ خوش معاملگی کے ساتھ کام کیا جاوے۔ تو پھر منافع بھی ہو گا۔ باہر کے لوگ اس خصوص میں صاحبزادہ محمود احمد صاحب سے خط و کتابت کریں۔

درخواست دُعا

ہمارے مکرم حکیم فضل دین صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں لہذا احباب ان کے لئے دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت کلی عطا فرماوے۔ آمین

قرآن الفجر

ان قرآن الفجر کان مشہودا

استوی علی العرش

استوی اور عرش دو لفظ ہیں جن کے متعلق لغت عرب میں کوئی دقت نہیں۔ صحابہ کرام میں ان کے متعلق کوئی غیر معمولی جھگڑا نہیں ہوا۔ مگر متاخرین میں اس پر بڑی بحثیں ہوئی ہیں۔

استوی کے معنے علیٰ۔ ظہر۔ استقر۔ الفاظ محدود ہوتے ہیں اور واقعات غیر محدود اس لئے ایک ایک لفظ کے کئی کئی معنے لئے جاتے ہیں۔ دیکھو "شئے" ہے۔ چیونٹی کے ایک سرے پر بھی شئے کا لفظ بولا جاتا ہے اور زمین و آسمان پر بھی اور اللہ تعالیٰ پر بھی۔ اسی طرح دیکھو بیٹھنا۔ ہاتھی بھی بیٹھتا ہے انسان بھی بیٹھتا ہے ساہوکار بیٹھ گیا بھی بولتے ہیں۔ حلق بیٹھ گیا بھی۔ دیوار بیٹھ گئی بھی۔ مگر ہر بیٹھنے کے جدا معنے ہیں۔ پس اللہ جو لیس کمثلہ شئی ہے اس کا قرار اور بیٹھنا بھی لیس کمثلہ ہی ہے۔ غرض موصوف کے لحاظ سے معنے بدلتے رہتے ہیں۔ امام مالک سے کسی نے استوی کے معنے پوچھے تو فرمایا۔ المعنی معلوم والکیف مجہول۔

عرش مخلوق نہیں۔ قرآن مجید میں کوئی ایسی آیت نہیں جس سے اس کا مخلوق ہونا ثابت ہو۔ بخاری۔ مسلم۔ موطا۔ طبقہ اول۔ اور ترمذی نسائی۔ ابو داؤد۔ طبقہ ثانی کی کتابوں میں بھی کوئی ایسی حدیث نہیں جس سے اس کی مخلوقیت ثابت ہو سکے۔ میں نے ایک دفعہ حضرت امام ؑ سے پوچھا۔ کہ ربّ العرش سے عرش کا مخلوق ہونا معلوم ہوتا ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ ربّ العزت بھی آیا ہے۔ تو کیا خدا اپنی صفت ازلی عزت کا بھی خالق ہے؟ پس استوی علے العرش کے معنے ہوئے خدا کی تجلیات کاملہ میں کوئی عیب نہیں۔ کیونکہ عرش مظہر ہے اس مقام کا جہاں اولاً تمام احکام و صفات کاملہ کا اتم طور پر ظہور ہوتا ہے۔ دربار شاہی میں سب سے پہلے احکام صادر ہوتے ہیں۔ رفع ابویہ علی العرش کے بھی میرے نزدیک یہی معنے ہیں۔ کہ یوسف ؑ اپنے والدین کو دربار شاہی میں لے گئے۔

۲۔ اعتدا فی الدعا تین قسم ہے۔ ایک چلّا کر دعا مانگنا اس لئے فرمایا۔ ادعوا ربکم تضرعاً وّ خفیۃً۔ دوم۔ ایسی طرز کی دعا جو قرآن مجید و سنت نبوی کے خلاف ہو۔ مثلاً ایک شخص عہد نبوی میں دعا کر رہا تھا۔ کہ اے خدا مجھے بہشت نصیب کر اور اس میں ایسے ایسے مکان ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے منع فرمایا کہ تو جنت الفردوس مانگ لے۔ ایسا ہی اس قسم کی دعائیں کہ مجھے خدا بنا دے یا عورت بنا دے وغیرہ۔ سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کی باندھی ہوئی حدود کی پرواہ نہ کرنا اور دعا ہی کئے جانا۔

۳۔ فرمایا کہ گناہ تو ہر وقت کا برا ہے مگر وہ گناہ سب سے برا ہے جب کوئی مامور اصلاح کے لئے آیا ہو۔ تو اس کی اصلاحوں کی مخالفت کی جاوے۔ وہ وقت خاص طور پر توجہ الٰہی کا ہوتا ہے ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا۔

۴۔ فرمایا۔ کہ جس طرح بارش سے پہلے ٹھنڈی ہوا کا ایک جھونکا آتا ہے۔ اسی طرح جب کسی راستباز نبی کا نزول ہوتا ہوتا ہے تو اس سے پہلے جس اصلاح کے لئے وہ آتا ہے اسکی نسبت کچھ نہ کچھ تحریک اس قوم میں پیدا ہو ہی جاتی ہے۔ مثلاً ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لا الہ الا اللہ کی تبلیغ کے لئے مبعوث ہونا تھا۔ تو امیہ بن ابی الصلت۔ زید بن عمر جیسے بت پرستی سے متنفر ہو گئے۔ ہمارے امام ؑ نے وفات مسیح پر زور دینا تھا آپ سے پہلے سر سید اور آجکل کی تعلیم نے اس مسئلہ کو چھیڑ رکھا تھا۔ صرف اتنا فرق تھا کہ اگر آپ نہ آتے تو لوگ اسلام کی تعلیم پر عیب لگاتے۔ گو اس مسئلہ کو مان لیتے۔ آپ آئے اور بڑے زور سے فرمایا کہ وفات مسیح قرآن مجید سے ثابت ہے ھو الذی یرسل الریح بشراً بین یدی رحمتہ۔

۵۔ فرمایا۔ اس وقت روئے زمین پر کوئی اہل سنت والجماعت نہیں۔ مگر احمدی۔ جماعت تو وہی ہوگی جس کا امام ہو۔ کیا ہمارے مخالف مسلمان اگر ایک صف میں کھڑے کئے جاویں تو ان کا کوئی امام ہے۔ ہرگز نہیں ہاں احمدی جماعت کا خصوصیت سے امام ہے۔ پس اس وقت احمدیوں کے سوائے کوئی اہلسنت والجماعت میں سے نہیں۔

۶۔ فرمایا۔ کہ قرآن مجید کے تدبر میں عجیب عجیب فوائد ہیں ایک دفعہ مجھ سے کسی نے پوچھا کہ طاعون کے دنوں میں باہر ڈیرہ لگانے کا کیا حکم ہے۔ میں نے کہا کہ باہر ڈیرہ لگالے اور یہ خروج میں داخل نہیں کیونکہ سقنٰہ لبلد میت سے ظاہر ہے کہ اس شہر کے اردگرد کی زمینیں شہر کے حکم میں ہیں ورنہ کوئی بتاوے۔ کہ بارش صرف شہر کے کوٹھوں پر ہوتی ہے۔ اور انہیں سے الثمرات نکلتے ہیں۔

۷۔ فرمایا۔ اسلام کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہی ہے کہ اس نے کسی چیز کو مطلق بے فائدہ نہیں ٹھہرایا۔ دیکھو والذی خبث لا یخرج الا نکداً میں بتادیا کہ خبث میں بھی کچھ نہ کچھ مادہ ثبت ضرور ہے ورنہ خدا کا فعل عبث ٹھہرتا ہے۔ دنیا کی کسی چیز کو کبھی لیست علی شئی۔ بالکل ناکارہ نہ کہو۔

۳ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

یادِ حبیب

ذیل میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اشعار درج کئے جاتے ہیں جو رسالہ تشحیذ الاذہان میں حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے چھپوا دئے ہیں۔ امید ہے کہ ناظرین کے لئے یہ اشعار دلچسپی کا باعث ہوں گے۔

بگرفت ره راہ موسئے را [illegible]
پشت پائے زوند دنیا را

دل نہ آرائش جہاں بردار
عمر خود چون سگانِ کو بگذار

ہست دنیا رفیق غدارے
نہ تو یارے کسے نہ کس یارت

بجوانی گزین خدمتِ یار
کہ بہ پیری نمے شود این کار

کوری آمد نشانِ استدراج
غفلت از عیبِ نفس و سوءِ مزاج

ترک دنیا و دون بکلی … گمن
بیخ نفسِ شقی برار از بُن

عاشق زار در ہمہ گفتار
سخنِ خود کشد بجانبِ یار

بے تو شوق گریستن دارم
اینچنین شغل زیستن دارم

بر زبان گفتگوئے تو ہر و عفاف
کار ہا جملہ بدتر از اجلاف

سالک اول بود بنامی کار
گاه غرق و گہے فتد بہ کنار

باز نادم شود ز سستی و دین
عہد بندد برائے ہر آئین

درخواست دعا۔ منشی محمد صدیق خان صاحب فیروزپوری کے والد بزرگوار بیمار ہیں۔ تمام احباب ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

نماز جنازہ محبی اخویم مولوی فاضل محمد صادق صاحب پروفیسر جموں کالج کا نوجوان پسر فوت ہو گیا ہے۔ احباب سے درخواست جنازہ غائبانہ اور دعا کے لئے التجا ہے کہ مولویصاحب اور دیگر متعلقین مرحوم کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرماوے۔ آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

مخدوم معظم جناب ایڈیٹر صاحب بدر!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب نے ۲۳ دسمبر کے بدر میں جو میری تحریر شائع کی ہے اس میں خاکسار نے وعدہ کیا تھا۔ کہ بعد اشاعت اس کے چند مستند امور پیش کرونگا۔ سو عرض خدمت ہے۔ کہ صاحب فتح مبین نے بحث قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ میں لکھا ہے۔ کہ شیخ ابی اسحٰق ابراہیم بن الرفاعی بطائحی المعروف بالاعزل سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میرے باپ نے شیخ احمد الرفاعی رحمۃ اللہ سے پوچھا۔ کہ شیخ عبد القادر جیلانی کا قدمی ہذہ کہنا ماموریت کی حالت میں تھا۔ یا بلا امر تھا۔ جواب دیا۔ ما قالہا الا بامر۔ اور شیخ عارف ابو محمد علی بن ابی بکر نے کہا۔ کہ جب شیخ عبد القادر رحمۃ نے قدمی ہذہ الخ کہا تو شیخ علے ہیتی نے اٹھ کر قدم کو بوسہ دیا۔ لوگوں نے پوچھا۔ تو جواب دیا۔ کہ مامور ہونے کی حالت میں یہ کہا تھا۔ اور آپ کو انکاری کے معزول کردینے کا اختیار دیا گیا تھا۔ سو میں نے انقیاد میں جلدی کی۔ پھر لکھا ہے کہ اعلم ان القدم علے حقیقتہا کما ہو الظاہر المتبادر من اللفظ ویؤید ہ الوصف بھذہٖ فانہا حقیقۃ فی المشار الیہ الشاہد المحسوس وان الشیخ قدس سرہ ما قال ذالک الا علی لسان الحقیقۃ المحمدیۃ۔ وکم ولی قال ما قال علی لسانہا۔ پس ولیوں کی گردن پر قدم رکھنا اور ایسا دعوے اولیاء اللہ کی مجلس میں منبر پر بیٹھ کر کرنا اور اہل اللہ کا ایسے دعوے کو تسلیم کرنا اور مامور من اللہ ماننا اور حقیقت محمدیہ کی زبان سے بولنا اہل اللہ کا ذرا غور طلب ہے۔ حضرت شیخ عمر ابن الفارض کے قصیدہ تائیہ کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔ جو انہوں نے بزبان ثبوت فرمائے ہیں۔ غالباً بزبان حقیقت محمدیہ بولنا کچھ زیادہ غور طلب مسئلہ نہیں ہے۔

وللاولیاء المومنین بہ ولم
یروہ اجتنا قرب لقرب الاخوۃ
وقربہم معنیٰ لہ کاشتیاقہ
لہم صورۃ فاعجب لحضرۃ غیبۃ

اس کے بعد یک بیک بولنے لگتے ہیں ذرا غور سے ملاحظہ ہو

واہلؑ تلقی الروح باسمی دعوا الی
سبیلی وحجوا الملحدین بحجتی
وکلہم عن سبق معنای دائر
بدائرتی او وارد من شریعتی

وانی ان کنت ابن آدم صورۃ
فلی فیہ معنی شاہد بابوتی
وفی المہد حزبی الانبیاء وفی عنا
صری لوحی المحفوظ والفتح سورتی
وقبل فصالی دون تکلیف ظاہری
ختمت بشرعی الموضح کل شرعۃ
ولولای لم یوجد وجود ولم یکن
شہود ولم تعہد عہود بذمۃ

اب یہ کلام سُنکر جو سرتاسر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ذات کے سوا کسی دوسرے نبی کی صفت میں نہیں کہا جاسکتا کوئی شخص یہ کہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے خود خاتم النبیین ہونے کا دعوے کیا ہے تو وہ بلید متناہی بوجہ اپنی طبیعت جاہلہ کے قابل توجہ والتفات نہیں ہے اور اگر ثبوت مسئلہ تناسخ کے ہیرایہ سے انکار کرے تو اس کا جواب خود مصنف علام علیہ الرحمۃ المنعام نے اسی مقام پر دیا ہے۔ ملاحظ ہو۔

ومن قائل بالنسخ والمسخ واقع
بہ ابرء وکن عما یراہ بعزلۃ
ودعہ ودعوی الفسخ والسخ لائق
بہ ابداً لو صح فی کل دورۃ

اور حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی قدس سرہ فتوحات میں اولیاء اللہ کے شمار کے ضمن میں فرماتے ہیں۔ منہم رضی اللہ عنہم فی کل زمان من آیۃ وہو القاہر فوق عبادہ ولہ الاستطالۃ علے کل شئ سوی اللہ تعالی شانہ شجاع مقدام کثیر الدعوی بحق یقول حقا ویحکم عدلاً کان صاحب ہذا المقام شیخنا عبد القادر الجیلی رضی اللہ تعالے بغداد۔ کان لہ الصولۃ والاستطالۃ علی الخلق بحق کان کثیر الشان اخبارہ مشہورۃ لم القہ ولکن لقیت صاحب زماننا فی ہذا المقام وکان الشیخ عبد القادر اتم فی امور اخر من ہذا الشخص الذی لقیتہ۔ اب یہ اعتراض کہ ولی صاحب تسلیم ہوتا ہے اور صاحب دعوے نہیں ہوتا۔ لفظ کثیر الدعوی بحق سے ہبا منثورا ہوگیا یا صاحب دعوی کا نبی ہونا ثابت ہوگیا اس کو معترضین کی بصیرت کے حوالے کرتا ہوں اور سنئے حضرت عبد الکریم جیلانی قدس سرہ انسان کامل کے ساٹھویں باب میں فرماتے ہیں کہ جاننا چاہیئے کہ انسان کامل وہی قطب مدار ہوتا ہے اور وہ ابتدا موجودات سے ابد تک ایک ہی ہے اور وہ باعتبار ملابس اور مظاہر کی تنوع ہوتا رہتا ہے اور کسی ایک لباس کے اعتبار سے موسوم ہوتا ہے۔ تو دوسرے کے اعتبار سے نہیں ہوتا اس کا اصلی اسم محمدؐ ہے اور کنیت اس کی ابوالقاسم اور لقب شمس الدین اور دوسرے لباسوں کے اعتبار سے اس کے اور نام ہیں کیونکہ ہر ایک زمانہ کے اعتبار سے اس کا کوئی نہ کوئی اور نام ہوتا ہے اور میں نے آنحضرت کی زیارت کی ہے۔ جب کہ وہ میرے پیر شیخ شرف الدین جبرتی کی صورت میں تھے۔ میں یہ جانتا تھا کہ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ بلکہ میں ان کو اپنا پیر ہی جانتا تھا اور یہ مشاہدہ میرا ۷۹۶ھ کے ان مشاہدات میں سے ہے جو مجھ کو زبید میں ہوئے اور اس کی اصلیت یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر صورت میں صورت پذیر ہونے کا اختیار ہے اہل معرفت جب حضرت کو اسی صورت محمدیہ میں دیکھتا ہے جس میں آپ اپنی زندگی میں تھے تو اس کو اوسی اسم سے موسوم کرتا ہے اور اگر کسی دوسری صورت میں دیکھتا ہے تو اسی صورت کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ مگر وہ نام صرف حقیقت محمدیہ کا ہی جانتا ہے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت شیخ شبلی قدس سرہ کی صورت میں ظاہر ہوئے۔ تو شبلی رحمۃ نے اپنے شاگرد کو کہا۔ کہ شہادت دے۔ کہ میں رسول اللہ ہوں۔ شاگرد صاحب کشف تھا اُس نے کہا۔ اشہد انک رسول۔ اور یہ ایسا امر ہے کہ کسی عارف نے اس کا انکار نہیں کیا۔ ...... آگے چل کر لکھتے ہیں کہ جب تم پر منکشف ہو کہ حقیقت محمدیہ کسی آدمی کی صورت میں جلوہ گر ہوئی ہے۔ تو تم کو لازم ہوگا۔ کہ اس صورۃ کا نام حقیقت محمدیہ پر وارد کرے اور واجب ہوگا۔ کہ بوجہ کشف کے اس صورت والے کے ساتھ ایسے ادب پیش آوے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شایان شان ہو۔ اس مشاہدہ کے بعد تجھ کو اس انسان کے ساتھ جس کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متجلی ہوئے ہیں وہ برتاؤ ہرگز جائز نہ ہوگا۔ جو تو پہلے کرتا تھا۔ چونکہ ایسی تقریر سے تناسخ کا وہم صفات آلہی کے نہ جاننے والوں کو پیدا ہوسکتا ہے لہذا حضرت مصنف نے اس موقعہ پر خود اس وہم کو دور کردیا ہے اصل عبارت اس مقام کی اس طرح ہے۔ ثم ایاک ان تتوہم شیئاً فی قولی من مذہب التناسخ حاشا اللہ حاشا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکون ذالک مرادی بل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ التمکین فی التصور بکل صورۃ حتی یتجلی فی ہذہ الصورۃ وقد جرت سنۃ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یزال یتصور کل زمان بصورۃ اکملہم لیعلی شانہم ویقیم میلانہم فہم خلفائہ فی الظاہر وہو فی الباطن حقیقتہم انتہی۔ .... خبردار! میرے اس قول سے تو کبھی مذہب تناسخ کا وہم وخیال نہ کرنا یہ خدا تعالی کی شان سے دور ہے اور اس کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس تہمت سے پاک ہے

یہ میری مراد نہیں ہے۔ کہ اس بیان سے تناسخ ثابت ہو۔ بلکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کل صورتوں میں صورت پذیر ہونے کا اختیار حاصل ہے اور آپ کی سنت جاریہ ہے۔ کہ آپ ہمیشہ ہر زمانہ کے اکمل انسان کی صورت میں جلوہ گر ہوتے رہتے ہیں تاکہ ان کی شان بلند ہو۔ اور ان کا میلان قائم رہے پس ایسے لوگ ظاہر میں آپ کے خلفاء ہوتے ہیں۔ اور آپ باطن میں ان کے اصل و حقیقت ہوتے ہیں۔ بروز اسلام کا مسلم مسئلہ ہے۔ قرآن مجید تمام بروز کے مسائل سے بھرا ہوا ہے۔ پھر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مسئلہ کو اپنی کتابوں میں پہلے سے زیادہ مشرح طور پر بیان فرما کر ثابت کیا ہے۔ تناسخ بوجہ حصر و تحدید صفات آلہیہ کے باطل اور بروز بسبب ثبوت وحدت و توحید کے مع عدم حصر و تحدید کے اسلام میں حق ہے۔ اس میں زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ و المومنون کیا ہے۔ صفت ایمانیہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بروز جس شخص میں پورا ہوا وہ مومن کے نام سے موسوم ہوا۔ وقس الصفات الباقیۃ۔ لفظ اسلام خود بروز صفات محمدیہ کا مشعر ہے۔ اور اہلسنت کا نام بھی بروز صفات محمدیہ کا استدعی ہے۔ جب افعال و اقوال و حرکات وسکنات و جذبات بلکہ صفات محمدیہ بیدا نہ ہوں۔ کامل طور پر اہلسنت کہلانے کا مستحق کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگر غور کیا جاوے تو ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور وکنت سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر بہ وغیر ذالک میں تھوڑا فرق ہے۔ ضد نہ ہو تو انسان بہت کچھ سمجھ سکتا ہے۔ اب جبکہ مخالف خود مانتے ہیں کہ حکم عدل اس اُمت میں جیسے ابن مریم ہوگا جو منجملہ انبیاء عظام ہے۔ تو حضرت مسیح موعودؑ کے نبی ہونے سے کیوں جی چُراتے ہیں حالانکہ امت مرحومہ میں ایسے لوگ گذرے ہیں۔ جن کی صفت میں حکیم عدلاً کہا گیا ہے۔ جیسا کہ شیخ اکبر کے کلام سے ظاہر ہوا اور حضرت اقدس نے نبی کہلانے کی وجہ بارہا بتلا دی ہے۔

صاحب انسان کامل نے جیسا کہ میرے خط میں درج ہے مقربین کے حق میں صاف لکھ دیا ہے۔ فھو کار انبیاء الاولیاء یوتیہا بذلک نبوۃ القرب والاعلام والحکم الالھی لا نبوۃ التشریع

اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو آئندہ خط میں نبوت الاعلام کا عجیب لطیفہ شیخ اکبر کے کلام سے تحریر کرونگا اور جو لوگ شیخ اکبر کو شیخ اکفر کہتے ہیں ان سے پھر آپ دریافت کریں گے کہ ایسے رتبہ نبوۃ الاعلام کے ہوتے جس نے خود خصم کو گنجائش انکار عند العقل نہ رہیگی کہ شیخ اکبر الشیخ الاکبر و النبی الاطہر ہیں۔ یا اکفر ہیں۔ اللھم ارنا الحق حقا و الباطل باطلاً۔ والسلام۔ غلام احمد اختر از اوچ

(ریاست بہاولپور)

جھٹکا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

راولپنڈی مشن کالج بورڈنگ ہوس کے متعلق یہ خبر پہونچی ہے کہ وہاں مسلمان اور سکھ بورڈروں کا آپس میں تنازع تھا۔ سکھ جھٹکا کھاتے اور مسلمان اس میں اپنی مذہبی توہین اور دل آزاری سمجھتے۔ پرنسپل کا آخری فیصلہ یہ تھا کہ مسلمان اور سکھ طلباء اپنے اپنے خیال کے مطابق گوشت منوالیا کریں۔

اس پر مسلمان طلبا ناراض ہیں اور اس ناراضی کا احساس راولپنڈی سے لیکر اسلامیہ کالج لاہور میں بھی آ پہونچا ہے اور انہوں نے ایک جلسہ کیا جس میں انہوں نے مسلمان طلباء کے خیال کی تائید کی ہے۔

میں یہ خبر پڑھ کر نہائت ہی حیران و پریشان ہوا ہوں۔ کہ مسلمانوں کو کیا ہو گیا وہ کن باتوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی شخص مثلاً گوہ کھاتا ہے۔ تو ہمیں کو بحیثیت ایک پاکیزہ فطرت انسان ہونے کے افسوس تو آنا چاہیئے۔ مگر جوش کس بات کا۔ جھٹکے کا گوشت ناپاک ہے۔ حرام ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے کیا یہ گوشت مسلمانوں کو کھلایا جاتا ہے ہرگز نہیں بلکہ سکھ کھاتے ہیں پس اگر وہ کھاتے ہیں تو اپنے موہنہ سے کھاتے ہیں۔ ہمارے مسلمانوں کو کیوں جوش آتا ہے شراب بھی حرام ہے اور ناپاک ہے وہ بیسیوں سکھ پیتے ہیں ہندو پیتے ہیں۔ مسلمان پیتے ہیں اُسے دیکھ کر کیوں یہ جوش نہیں آتا۔ میں نے بہت سوچا ہے۔ مگر مجھے سمجھ نہیں آتا۔ کہ اس جھٹکے کا گوشت

- - - - - - - - - -

کھانے کا مسلمانوں پر کیوں اثر پڑتا ہے۔ غالباً اس کی وجہ ہندو برادران وطن کا طرز عمل ہے کہ مسلمان گائے کا گوشت کھاتے ہیں۔ اور ہندوں کو خواہ مخواہ بُرا معلوم ہوتا ہے۔ اگر گائے کسی قوم کی معبود ہے۔ تو انہیں کم ازکم یہ تو سوچنا چاہیئے کہ وہ معبود کیا ہوا۔ جو ایک مخلوق کے ہاتھ سے ذبح ہو سکے مسلمان گائے کھاتے ہیں تو کھائیں۔ ہندؤں کو اس میں کیا۔ اگر کسی مفید جانور کے جانے کا افسوس ہے تو اس کا اثر دونوں قوموں پر پڑ سکتا ہے۔ خیر کچھ بھی ہو۔ میں تو اپنے مسلمان بھائیوں سے مخاطب ہوں۔ اگر کوئی خنزیر کا گوشت کھائے یا جھٹکا کھائے اور وہ مسلمان نہیں۔ اسلامی شریعت کا تابع نہیں۔ تو یہ فعل شنیع ایسا نہیں۔ کہ اس کی شناعت۔ قباحت۔ مفضی الی اہل الاسلام ہو۔ پس اس کے لئے یہاں تک ناراض ہونا کہ سکول چھوڑ دینا۔ یا مختلف مقامات پر جلسے کرنا کوئی نیک نتیجہ نہیں رکھتا سکھوں کی طرح مسلمان اپنے مذہبی مذاق و احکام کے لحاظ سے بکری یا گائے ذبح کروا کے کھائیں۔ سکھوں کو کوئی شکائت نہیں ہونی چاہیئے۔ میں نے اس معاملہ کے متعلق اپنے امیر حضرت مولوی نور الدین صاحب سے دریافت کیا۔

سیدی و مولائی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آجکل بورڈنگ ہوسوں میں مسلمان طلباء اور سکھوں کا باہم اس بات پر فساد ہوتا ہے۔ کہ سکھ جھٹکے کا گوشت کھاتے ہیں۔ جس پر مسلمان لڑکے جوش میں آ جاتے ہیں۔ حضور اس کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ کیا یہ جوش شرعی طور پر درست ہے اور اس بنا پر لڑکوں کا سکول چھوڑنا یا اپنے پرنسپل سے شکائت کرنا بجا ہے؟ والسلام۔ منتظر جواب

(جواب) اس ملک میں مسلمانوں کی سلطنت نہیں جوش دکھانا سلاطین کا کام ہے میری غائت تحقیق یہ ہے کہ مسلمان اس طرح اس ملک میں رہیں۔ جس طرح صحابہ کرام ملک حبشہ میں رہے۔ میری دانست میں مسلمانوں کو جھٹکے کے باعث جوش دکھانا مناسب نہیں جہاں ایسی کارروائی ہوئی ہے وہاں مقامی بالا دست حکام کے پاس وہاں کے لائق مسلمان عرضی کر دیں۔ والسلام

ایک بات کی تصدیق

جو اخبار بدر مورخہ ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء کے صفحہ ۹ پر باوا نانک صاحب کی پیشگوئی کی تصدیق کی بابت لکھا تھا۔ سو اس کی تصدیق میں ہم نے بڑی کوشش کی ہے اور ان کے تصدیق کنندہ کے نام یہ ہیں۔ الٰہی بخش مائی نرل داس سادھ فی سنت سنگھ زمیندار نے پتہ دیا ہے۔ جنم ساکھی کے صفحہ ۲۴۸ و ۲۴۹ میں لکھا ہے۔

گرو جی نے کہا اساں پچھے چار سو برس کے بعد ہوسی اک جٹیٹہ یعنے جٹ زمیندار۔ (کھیتی کرنے والا کہتے ہیں) سو بابا نانک جی نے آکھیا۔ جٹیٹہ ہوسی وٹالے دے پرگنہ وچ ہوسی۔ پر کبیر نالوں وڈا ہوسی۔

ہمارے خیال میں یہ پیشگوئی مرزا صاحب علیہ السلام پر صادق آتی ہے مرزا صاحب زمیندار ہی تھے۔ اور بٹالے کے نزدیک بھی تھے۔ گرو جی کے چار سو برس بعد بھی ہوئے ہیں۔ یہ جنم ساکھی ہمارے پاس موجود ہے جو چاہے دیکھ لے (آریہ گزٹ ماتم کرے) والسلام۔ الراقم۔ رحمت اللہ احمدی شاہ نگر۔ مورخہ ۴ - فروری سنہ ۱۹۱۰ء

درخواست دعا

ہمارے مکرم دوست حکیم فضل دین صاحب عرصہ سے بیمار ہیں احباب ان کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت کلی عطا فرماوے۔

مستعمل ٹکٹ

ہمارے پاس امریکہ۔ یورپ۔ آسٹریلیا وغیرہ ممالک کے کچھ مستعمل ٹکٹ ہیں اگر کسی دوست کو ضرورت ہو۔ تو منگوا سکتے ہیں

اہل حدیث کے سوالوں کے جواب

"پرچہ اہل حدیث امرتسر میں کسی صاحب کے چند اعتراض چھپے تھے جنمیں سے بعض تو قابل التفات ہی نہ تھے اور بعض کا جواب حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے مختصر مدلل لکھا ہے۔ جو فائدہ عام کے واسطے درج ذیل ہو (ایڈیٹر)"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رفع بجسد الی السماء

حضرت مسیح موعودؑ پر جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ آپ نے رفع بجسد عنصری الی السماء کا انکار کیا ہے تو اس سے گویا آپ نے آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع کا انکار کیا ہو غلط ہے اور ایسی چند باتیں خاص غور سے دیکھنے کے قابل ہیں۔ اول تو یہ کہ آیات قرآنیہ سے کہیں یہ بات ثابت بھی ہوتی ہے کہ نہیں۔ دوسرے یہ کہ احادیث صحیحہ اس پر کیا روشنی ڈالتی ہیں۔ تیسرے یہ کہ قرآن شریف کے کسی مسئلہ اور حکم کے برخلاف تو یہ عقیدہ نہیں پڑتا۔ چوتھے یہ کہ احادیث صحیحہ تو اس کے برخلاف نہیں۔ سو یاد رہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع بجسد الی السماء کا مسئلہ قرآن شریف میں تو کہیں مذکور نہیں۔ زیادہ سے زیادہ حضرت مسیح کی نسبت مسلمان کہتے ہیں کہ آپ کا رفع بجسد عنصری الی السماء ہوا۔ سو ہم قرآن شریف میں دیکھتے ہیں تو صرف یہ دو آیات حضرت مسیح کے رفع کی نسبت قرآن شریف میں ملتی ہیں۔ اول تو یہ کہ یٰعیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی۔ اور دوسری آیت بل رفعہ اللہ الیہ و کان اللہ عزیزاً حکیما۔ سو ان دونوں آیات میں رفع الی السماء کا کہیں ذکر نہیں اور جس لفظ کو خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ...... صرف حضرت مسیح کی نسبت بلکہ کسی نبی کی نسبت بھی استعمال نہیں کیا ہم کس طرح اس کو استعمال کر سکتے ہیں اور اس پر ایمان لا سکتے ہیں۔ دونوں جگہ پر رفع الیہ کا بیان فرمایا ہے۔ سو حضرت صاحب کا فیصلہ ہے کہ آپ کا یعنی حضرت مسیح کا رفع الی اللہ ضرور ہوا اور جو اس کو نہیں مانتا وہ جھوٹا ہے اور خدا تعالیٰ کے نبیوں پر ایمان نہیں رکھتا۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ آپ فرماتے ہیں کہ صرف حضرت مسیح کا ہی رفع نہ مانو بلکہ کل انبیاء کیا بلکہ کل اولیاء اور کل صلحاء کی نسبت رفع الی اللہ کو منسوب کرو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ خود قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ واذا قیل انشزوا فانشزوا یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت ط واللہ بما تعملون خبیر۔ پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کل مومنوں اور اہل علم کی نسبت فرمایا ہے کہ ان کا رفع ہوگا اور پھر یہی نہیں بلکہ ان کے گھروں کا رفع بھی فرمایا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فی بیوتٍ اذن اللہ ان ترفع۔ سو ان آیات سے کل انبیاء اور اولیاء اور مومنین اور ان کے بیوت کے رفع کا حکم معلوم ہوتا ہے پس حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم ہے کہ حضرت مسیح ہی نہیں سب صلحاء کے رفع اور رفع الی اللہ پر ایمان لاؤ۔ ہاں سماء کا لفظ قرآن شریف میں موجود نہیں اس لئے مجبوری ہے اور اگر رفع الی السماء مانا جاویگا تو پھر خدا تعالیٰ کو ایک محدود جگہ پر بیٹھا ہوا ماننا پڑے گا اور تیسرے اگر خدا تعالیٰ آسمان پر بیٹھا ہوا مان بھی لیں تو یہ مشکل ہے۔ کہ آپ تو چوتھے آسمان پر ہیں مگر خدا تعالیٰ اس اصول سے ساتویں آسمان بلکہ عرش پر ہے۔ تو اس طرح اور بھی مشکل پڑ جائے گی۔ چاہیئے تھا کہ آپ ساتویں آسمان پر بلکہ عرش پر ہوتے چوتھے قرآن شریف میں بنی نوع انسان کی نسبت ہے۔ کہ ولکم فی الارض مستقرٌ و متاعٌ الی حین۔ سورہ بقرہ اور پھر سورہ اعراف میں ہے کہ ولکم فی الارض مستقرٌ و متاعٌ الی حین۔ قال فیھا تحیون و فیھا تموتون و منھا تخرجون۔ پس جو انسان ہے اس کے لئے تو اس طرح آسمان پر جا کر بیٹھ رہنے کی کوئی سبیل نہیں اور اس کے بعد احادیث صحیحہ کو دیکھتے ہیں۔ تو ان میں بھی رفع الی السماء بجسد عنصری کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ آنحضرت صلعم کے معراج کی نسبت کہ اس سے اوپر کسی اور نبی کو معراج نصیب نہیں ہوا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ کہ یہ آپ کا یہ جسم اسی دنیا میں رہا۔ پھر اگر رفع کے معنے اسی طرح اٹھانے کے لیں گے۔ تو سب مومن اور ان کے گھر بھی اٹھائے جانے چاہئیں۔ سو اگر وہ سب لوگ فوت ہوتے اور ان کے گھر بھی یہیں رہے ہیں۔ تو حضرت مسیح بھی یہیں رہے اور یہیں فوت ہوئے اور یہ تمام دنیا کی نسبت ہے۔ کہ ورفعنا بعضھم فوق بعض درجٰت تو کیا اس کے یہ معنے ہوں گے کہ ایک آدمی کے سر پر دوسرا کھڑا کر دیا گیا ہے۔ نعوذ باللہ من ذٰلک۔ پس حضرت اقدسؑ حضرت مسیح ہی نہیں بلکہ کل نبیوں اور صالحین کے رفع الی اللہ کے قائل ہیں ہاں الی السماء بجسد عنصری کے لفظ جو نہ تو قرآن شریف میں ہیں اور نہ احادیث صحیحہ میں ان کے اقرار سے انکار ہے کیونکہ اس سے نعوذ باللہ قرآن شریف و حدیث کی تکذیب ہوتی ہے۔ جیسا کہ اوپر لکھ آیا ہوں۔

توہین انبیاء

پھر آپ پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ آپ نے نعوذ باللہ توہین انبیاء کی ہے مگر افسوس ہے کہ یہ ایسا الزام ہے جس کی کچھ بھی حقیقت نہیں آپ نے توہین انبیاء سے دنیا کو بچایا ہے اور انبیاء علیہم السلام کی وہ اعلیٰ اور ارفع شان جس کی عزت لوگوں کے دلوں سے دور ہو چکی تھی پھر قائم کی۔ چنانچہ نہ صرف ان انبیاء کی توقیر کا حکم دیا بلکہ اپنی جماعت کو حکم دیا کہ غیر مذاہب کے بزرگوں کی بھی توہین نہ کرو۔ کیونکہ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ جوش میں آکر ہمارے انبیاء کو گالیاں دیں اور بار بار پیغام صلح مختلف رنگوں میں شائع کر کے انبیاء کی عزت کو قائم کیا ہے۔ پس کیا اس قدر محتاط آدمی کی نسبت فتوےٰ دیا جا سکتا ہے کہ وہ انبیاء کی ہتک کرتا ہے۔ علاوہ اس کے آپ نے عام طور سے اپنی مختلف کتب میں اعلان کیا ہے کہ وہ کل باتیں جو بعض لوگ قرآن شریف میں بعض انبیاء کی نسبت منسوب کرتے ہیں اور وہ در اصل گناہ ہیں ان سے وہ لوگ پاک ہیں اور قرآن شریف کی تعلیم ایسی ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ قرآن شریف انبیاء کو جرم و عدوان اور جناح سے بالکل پاک قرار دیتا ہے۔ پس باوجود انبیاء کی عصمت پر اس قدر غیرت مند ہونے کے آپ پر توہین انبیاء کا الزام کس طرح آ سکتا ہے اور اگر کسی جگہ پر بعض لوگوں کے اپنے عقیدہ بعض انبیاء کی نسبت آپ نے پیش کر کے ان کو ملزم قرار دیا ہو۔ تو یہ بات توہین نہیں بلکہ لوگوں کو یہ بتانا ہے کہ اس قسم کی باتیں انبیاء کی نسبت منسوب نہیں کرنی چاہئیں کیا خدا تعالیٰ جو قرآن شریف میں کفار کے عقائد انبیاء کی نسبت بیان فرماتا ہے۔ تو خود انہیں برا کہتا ہے؟ سب سے آخر میں یہ بات کہونگا۔ کہ جبکہ آپ نے خود بعض انبیاء کے مثیل اور بروز ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ تو اس طرح تو گویا آپ نے ان انبیاء کی نسبت ہتک آمیز الفاظ استعمال کر کے خود اپنی ہتک کی کیا کوئی شخص جسکو گالیاں دے اور برا کہے اس کا مثیل خود بھی بنا کرتا ہے جبکہ آپ ان لوگوں کے مثیل ہونے اور بروز ہونے کا دعوےٰ کرتے تھے تو کس طرح ممکن ہے کہ ان کی ہتک کرتے ان کی ہتک کرنی تو اپنی ہتک تھی۔ پس صاف ظاہر ہے کہ جو شخص اپنی عزت یوں ظاہر کرتا ہے۔ کہ میں فلاں آدمی کا مثیل ہوں۔ اس کے دل میں اس کی عزت کتنی بڑی ہوگی۔ آنحضرت صلعم کی نسبت تو آپ فرماتے ہیں۔ کہ ؎

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

اور پھر فرماتے ہیں۔ کہ ؎

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است
ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمال محمدؐ است

نبوت کی دو قسمین بیان کی ہین

حضرت صاحب پر یہ اعتراض بھی کیا گیا ہے کہ آپنے نبوت کی دو قسمین بیان فرمائی ہین - مجھے یہ اعتراض سمجھ مین نہین آتا کیونکہ خدا تعالیٰ نے تو ہزارون قسمین بیان فرمائی ہین اگر حضرت مسیح موعود نے کسی مصلحت کی وجہ سے دو قسمین بیان فرمادی ہین - تو کیا حرج ہوگیا - خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے - کہ تلک الرّسل فضلنا بعضہم علےٰ بعضٍ منہم من کلم اللہ و رفع بعضہم درجٰت - پس اس آیت سے صاف طور سے بہت سی قسمین نبوت کی نکلتی ہین خاص کر کے وہ دو جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائی ہین - ...... کیونکہ اگر منہم من کلم اللہ کے معنے صرف الہام اور وحی کے ہی رکھے جاوین تو ماننا پڑے گا کہ بعض نبیون سے کلام بھی نہین ہوا تو جن سے کلام ہی نہین ہوا وہ رسول کیونکر ہوگئے پس معلوم ہوا کہ کلام الٰہی دو قسم کا ہوتا ہے اور یہان کلّم سے مراد کلام تشریعی ہے اور یہ صاف بات ہے کہ بعض رسول شریعت نہین لائے تھے مثلاً حضرت ہارون کو ہی دیکھ لو - یا حضرت یوسفؑ یا حضرت یعقوبؑ وغیرہ اور اگر یہ معنے نہ کئے جاوین تو اور کوئی صورت بنتی ہی نہین اور ساتھ ہی جو دوسرا حصہ ہے کہ ورفع بعضہم درجٰت اس کے یہ معنے کرنے پڑین گے کہ بعض کے درجات تو ہم نے بلند کئے اور بعض کے نہین اور یہ انبیاء کی سخت ہتک ہے پس سوائے ان معنون کے جو اوپر کر آیا ہون - اور کوئی معنے نہین بنتے - اور پھر حضرت عائشہ کا فرمانا کہ مجھے علم نہ تھا کہ آپ کو میرے حق مین وحی یتلا اُترے گی صاف ظاہر کرتا ہے کہ آپ کا خیال تھا کہ خدا تعالیٰ سے کئی قسم کی مکالمہ ہوتا ہے پس جب کئی قسم کا مکالمہ ہے تو کئی قسم کی نبوت ہوگئی - پھر جبکہ مشاہدہ ثابت کرتا ہے کہ بعض نبی شریعت لائے یا یہ کہ کوئی نبی شریعت نہین لایا - جب قرآن شریف فرماتا ہے - احادیث گواہ ہین مشاہدہ بتا رہا ہے توریت و انجیل شہادت دیتی ہین تاریخ کہہ رہی ہے کہ بعض نبی شریعت نہین لائے تھے اور کل مسلمان اس کو مانتے ہین تو پھر اگر اس کو حضرت صاحب نے لفظون مین ادا کر دیا تو کیا غضب ہوگیا - کیا حقیقت اور سچائی کا بیان کر دینا بھی کوئی بڑا گناہ ہے - کہ اس جرم مین حضرت مسیح موعود کو نعوذ باللہ کافر و مُرتد کہا جاتا ہے -

---

فائدہ مند تجارت

ہمارے ایک احمدی دوست نے حال ہی مین بمبئی سے منیاری اور اسٹیشنری کا تازہ مال خرید کر کے ایک دوکان کھولی تھی - جسے اب وہ بسبب کسی اور کام مین مصروف ہو جانے کے بند کرتے ہین - کیا کوئی صاحب ہین - جو سارے مال کو یکدفعہ خرید لین - اب صرف اصل لاگت ادا کرین اور یہ مال بالکل نیا ہے - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور ہو -

---

التخطبہ

ایک قرآن خواندہ لڑکی کے لئے جس کا والد محکمہ ریلوے مین چالیس پچاس روپے کا ملازم ہے اور خوش حیثیت ہو ایک رشتہ کی ضرورت ہے جو ذات کا حجام ہو - تعلیم یافتہ ہو ملازم برسر روزگار ہو - محکمہ ریلوے مین ہو تو بہت اچھا -

(۲) ایک ۱۸ سالہ قریشی النسب خوشخو و خوشرو لڑکی ہے مڈل تک تعلیم یافتہ ہے - عام مطالعہ اس سے بہت زیادہ ہے اور عجیب عجیب دستکاریان جانتی ہے اس کے لئے ایسے رشتہ کی ضرورت ہے - جو متقی اور تعلیم یافتہ اور اعلیٰ حیثیت کا ملازم ہو دونون کے متعلق درخواستین چار آنے کے ٹکٹ کے ساتھ آوین - ورنہ تعمیل نہ ہوگی -

---

خدا کی باتین ہرجگہ پوری ہو رہی ہین

حضرت مسیح موعود مرحوم و مغفور نے جو پیشگوئیان کی ہوئی ہین وہ ہرسال کسی نہ کسی رنگ مین ظاہر ہوکر آپ کی صداقت پر مُہر لگا رہی ہین اور زمانہ و زبان آنحضور کی سچائی کے واسطے بلند آواز سے نعرے لگا رہا ہے کاش کہ کوئی سوچے اور سمجھے - پیرس کو عروس البلاد کہا جاتا ہے - زیب و زینت مین دنیا بھر مین ایک ہی شہر تسلیم کیا گیا ہے - سیلاب نے اس کا حال تباہ کر دیا ہے بلکہ کر رہا ہے - طاعون پھر ہندوستان مین بڑھ رہا ہے - اور ہرطرف سے اس کی خبرین آرہی ہین اے دنیا کے لوگو - وہ کون سی بُری بات تھی جو تمہین خدا کے رسول نے کہی کہ تم اس طرح مونھہ پھیر کر متنفر ہوئے - اب بھی وقت ہے توبہ کرو - تاکہ خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے -

مزنگ مین جماعت

احباب یہ سُنکر خوش ہونگے کہ مزنگ مین بھی جس کی آبادی قریباً ۱۲ - ۱۵ ہزار ہے ہم احمدیون کی ایک چھوٹی سی جماعت ہوگئی ہے - ہمارے مکرم دوست اور بھائی شیخ علی بخش صاحب کلرک محکمہ انہار نے اپنے مکان پر ہمین جگہ دی ہے - جہان احباب باہم ملکر تبادلہ خیالات کر سکتے ہین - انشاء اللہ تعالیٰ ماہوار ایک میٹنگ بھی ہوا کرے گی اس لئے وہ احباب جو مزنگ کی قریب کی بستیون مین رہتے ہین - مثلاً نولکوٹ - اچھرا اور متعدد ... اپنے اپنے اسماء گرامی سے مطلع فرمادین یا اگر مزنگ تشریف لاوین تو خاکسار یا شیخ صاحب ممدوح الصدر سے ضرور ملین - والسلام

خاکسار محمد اسمٰعیل خان نظامی از مزنگ لاہور -

حق العباد

بعض لوگ خود ہی درخواست کر کے اخبار جاری کراتے ہین سالہا سال اخبار وصول کرتے ہین قیمت طلب کرو تو کہتے ہین آپ کیون بھیجتے رہے حالانکہ پرچہ برابر وصول کرتے رہے ہین -

---

تجارت کارخانے

(بے کارون کو مژدہ)

تجارت پیشہ اصحاب کو اس خوش کن خبر سے آگاہی ہووے کہ ہینڈ دیسی صابون قسم اعلےٰ بغیر امداد آگ دیسی و چونہ صرف دس منٹ مین سکھانے کا پورا ارادہ کر لیا ہے - یہ کام بیس پچیس روپیہ کے سرمایہ سے بخوبی چل سکتا ہے اور ایک منافع بخش روزگار ہے زیادہ تعریف فضول ہے اگر میری روانہ کردہ ترکیب صابون امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ اقرار ہے کہ جس قدر مبلغ مقرر ہو واپس دی جاویگی جو صاحب چاہین مندرجہ ذیل شرائط کے پابند رہ کر سیکھ سکتے ہین (۱) ترکیب خوشخط عام فہم اردو مین بذریعہ وی پی روانہ ہوگی (۲) جو صاحب نقد روپیہ اول روانہ کرین وہ خرچ وی پی وغیرہ سے بچ سکتے ہین (۳) وی پی کا خرچ بذمہ خریدار ہوگا پتہ صاف ہو جواب کے لئے جوابی کارڈ (۴) ہر ایک درخواست پر حلفیہ اقرار ہو کہ بغیر اجازت مینیجر یہ ترکیب کسی اور کو نہ سکھلائی جاویگی - غریب احمدی احباب کو فیس مین ۸ر کی رعایت ہوگی (۵) اگر مصالح تیار ہو تو ایک دن مین خواہ ۵ من طیار کر لو -

المشتہر غلام محی الدین مینیجر - احمدی سوپ جھنڈوالی سب آفس کھوڑیانوالہ تحصیل و ضلع لائلپور

مجموعہ فتاوٰے احمدیہ

علم فقہ مین علماء کے عملی اختلافات جو صدہا سال سے چلے آتے ہین ان کو مٹانے کے لئے یہ بےنظیر کتاب مسائل فقہ مین حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کی یادگار ہے ہے - مامور خدا کے صحیح فتوون سے واقف ہونے کے لئے ہر ایک احمدی کے گھر مین اس کا ہونا ضروری ہو حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوے بھی اس مین درج ہین - قیمت ہر سہ حصہ ۱۲ر ہے - ملنے کا پتہ - دفتر اخبار بدر - قادیان (گورداسپور)

کشتہ جریان مقوی باہ (ﻌﮧ)

جریان - نزلہ - زکام - دردکمر - کثرت احتلام ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید ہے اور اکسیر ثابت ہوا ہے خداوند تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا جریان کی شناخت پیشاب کے پہلے یا پیچھے دانت کا نکلنا یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی طرح بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مالیخولیا۔ نسیان کمی خون۔ دل کا دھڑکنا۔ ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا۔ ناامیدی۔ بے خوابی۔ غمگینی۔ خوف وغیرہ۔ نزلہ کسی رطوبت کا گلے یا معدے یا پھیپھڑے پر گرنا۔ زکام۔ ناک سے کسی رطوبت کا نکلنا ان سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں مرگی۔ سل۔ نمونیا۔ ذات الجنب۔ فالج۔ پھوڑوں کا درد آنکھ کان۔ ہم نے ایک کشتہ بڑی محنت اور کوشش سے تیار کیا ہے یہ لحاظ محنت اور فوائد کے قیمت بہت کم ہے تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھا سکے قیمت فی تولہ ﻌﮧ محصول بذمہ خریدار نیز میرے پس (پاس) سرمہ چینی قسم اول اور دوم بھی موجود ہے اول کی قیمت ﻌﮧ تولہ اور دوسری کی قیمت ﻌﮧ تولہ ہے۔

المشتہر عبدالرحمان کاغانی احمدی۔ شفاخانہ حکیم نورالدین صاحب قادیان گورداسپور

اعلان ﻌﮧ

لنگی پشاوری۔ کلاہ دہلی۔ کشمیری لوئی و عینک۔ جبیل و کرشش جس بھائی کو ضرورۃً ہو بارعایت ارزاں یہ کمیشن پر مجھ سے طلب فرماویں۔ انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ رہے گا۔ قیمت پیشگی یا وی پی شرط ہے۔

المشتہر شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی بازار کلان۔ راولپنڈی

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نورالدین صاحب کا مجرب

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ﻌﮧ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو رہے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی ہے اور آپ کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اس پہلو سے بھی آپکی تصدیق سب بے نظیر ہے۔ علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزاروں مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخہ کو آپکی ہدایت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے۔ قیمت ممیرا قسم اول ﻌﮧ دوم ﻌﮧ قیمت سرمہ قسم اول ﻌﮧ دوم ﻌﮧ سوم ﻌﮧ۔ المشتہر احمد نور کابلی مہاجر قادیان (گورداسپور)

ایک تسلی بخش ذریعہ ﻌﮧ

یہ بات مشہور ہو اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب و ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک ایسا شہر ہے کہ جہاں اعلیٰ درجہ کی الماریوں صندوقوں اور صندوقچیوں کے بہت سے کارخانے ہیں اگرچہ میں خود نہ تو لوہار ہوں اور نہ یہ کام خود اپنے ہاتھوں سے کر سکتا ہوں لیکن ایک کارخانے کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونے کی وجہ سے مجھے اس کے بہت سے نیک و بد کی اطلاع ہے ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی صاحب کو آہنی الماری یا صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے مال مطلوبہ میری معرفت منگوایا جاوے انشاء اللہ حسب خاطر مال روانہ کیا جاویگا نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو پہلے بطور تخمینہ الماریوں کے نرخ سے مزید واقفیت حاصل ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیج دینگے علاوہ ازیں میں نے اپنی زیر نگرانی صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جس میں دیسی و انگریزی عمدہ عمدہ قسم کے صابن تیار ہوتے ہیں جو صاحب صابنوں کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہوں وہ مجھ سے خط و کتابت کر کے فیصلہ کر کے فائدہ اٹھا دیں۔

المشتہر۔ حکیم محمد دین دروازہ دیسہ سنگھ۔ گوجرانوالہ

ضرورت ملازمان ﻌﮧ

اول یہ کہ ہم کو چار درزیوں کی ضرورت ہے جو بخوبی کام کر سکیں دوم یہ کہ ہم کو ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو شین جو ایک کام بخوبی کر سکے تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے۔ قمرالدین سوداگر کیکرہ بازار چھاؤنی سیالکوٹ (سیالکوٹ)

پانچ روپے سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے

۲۰۰۰۰۰ (ﺻ)

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں۔ پورے دو لاکھ روپے کی جائیداد کا بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے **تجارت** شروع کی تھی اور روح حیات آجتک دس لاکھ روپے کا فروخت کر چکا ہوں۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے۔ صاحب **ڈپٹی کمشنر** بہادر میری تین یوم کی آمدنی آٹھ سو تراسی روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اس قدر کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت داغ دہلوی کے وہ شخص بہت بدنصیب ہے جو آجتک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ سنئے روح حیات کیا چیز ہے۔ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر بی ایچ صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ **ایڈورڈ ہفتم** خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کر پٹھوں کے گودے یا خام سفوف کو چمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی لاگ سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی پٹ ہو کر بے آب ہو جاویں۔ ہندوستان۔ انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے لیکچراروں۔ معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکٹوں اور باوجود امتیاز زمانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور **۸۸۳** روپے روح حیات کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں اُن کے لئے روح حیات تریاق کامل یا تیر بہدف دوا ہے۔ یہ نہ صرف دوا ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے۔ یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ چہرے میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت فواحشات اور طفولیت کی ناز یبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں انکے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ذیابیطس۔ اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بے رونقی سبز روئی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے حلق سے اُترتے ہی اس کا اثر خاص اُن اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بزدل کو جوانمرد۔ جوان کو ممتاز۔ اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے۔ باوجود ان اوصاف کے روح حیات کی قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (ﻌﮧ) رکھی گئی ہے۔ روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے۔ وہ ہمارا روغن دافع سستی ہے۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی لاغری وغیرہ دور کر کے معمولہ طاقت بحال کر دیتا ہے۔ اور گئے گذرے مریض نامردی کو پورا مرد بنا دیتا ہے۔ اور پھر عمر بھر کسی اور دوائی کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی شیشی روغن دافع سستی چار روپے چار آنہ (ﻌﮧ)۔ مندرجہ ذیل پتہ پر طلب فرماویں +

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر پروپرائٹر شفاخانہ عام لاہور